

حالتِ حیض میں چھوٹے ہوئے روزے کی قضا اور نماز کے معاف ہونے میں حکمت

مجیب: ابو محمد محمد فراد عطارى مدنى

فتوى نمبر: Web-319

تاریخ اجراء: 12 شوال المکرم 1443ھ / 14 مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

حالت حیض میں جو روزے چھوٹے انکی قضا لازم ہے جبکہ اسی حالت میں جو نمازیں رہ گئیں، ان کی قضا لازم نہیں، بلکہ معاف ہے، تو اس کی وجہ اور حکمت کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر مسلمان کا ذہن یہ ہونا چاہئے کہ شریعت کا جو بھی حکم ہو، اس پر عمل کرے اور اس کو تسلیم کرے، اس کی حکمتوں کی تلاش میں نہ رہے کہ یہ ایسا کیوں ہے، ویسا کیوں ہے، ہاں اگر اعتراض کئے بغیر کسی اچھی نیت سے کسی حکم کی حکمت معلوم کرنے کی نیت ہو، تو یہ فعل برا نہیں۔

حائضہ عورت کو نماز معاف ہے، لیکن حیض کی وجہ سے روزہ چھوٹ گیا، تو اس کی قضا کا حکم ہے، اس کی وجہ فقہائے کرام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے اور عورت کو عام طور پر حیض ہر ماہ میں کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن تک آتا ہے، تو اگر عورت کو نماز قضا کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہر ماہ کسی کو پندرہ، کسی کو 25، کسی کو 40 اور کسی کو 50 نمازیں قضا کرنی پڑتیں اور اس میں دشواری اور آزمائش ہے، جبکہ روزے سال میں ایک مرتبہ میں فرض ہیں اور ان کی قضا میں کوئی دشواری و آزمائش نہیں کہ سال میں تین سے دس روزے ہی قضا کرنے پڑیں گے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت معاذہ عدویہ نے عرض کی کہ حائضہ روزہ قضا کرتی ہے، لیکن نماز قضا نہیں کرتی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ عارضہ ہم کو بھی ہوتا تھا، تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث 335)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کی حکمتیں پوچھنا برا نہیں، ہاں احکام شرعیہ پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔۔۔ حضرت عائشہ کی طرف سے دیئے گئے جواب کے متعلق مفتی صاحب ارشاد فرماتے ہیں: سبحان اللہ! کیسا ایمان افروز جواب ہے کہ مجھے عقلی حکمتوں سے غرض نہیں، ہم تو حکم کے تابع ہیں، چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی قضا کا حکم دیا، نماز کی قضا کا نہیں، اس لئے یہ فرق ہو گیا، ہمیں عقلی حکمتوں سے کیا غرض۔۔۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ روزے کی قضا میں ندرت ہے کہ سال میں سات آٹھ روزے قضا کرنے پڑتے ہیں، اس لئے اس میں دشواری نہیں اور قضاے نماز میں کثرت ہے کہ ہر مہینہ سات آٹھ دن کی فی دن پانچ نمازیں قضا کرنی پڑتیں یعنی چالیس بلکہ بعض کو پچاس نمازیں، اس میں بہت دشواری ہوتی، اس لئے نمازوں کی قضا نہیں، روزوں کی ہے۔“ (مرآة المناجیح ملتقطاً، جلد 3، صفحہ 260، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net